سوال

ہمیں یہ تو علم ہے کہ شریعت اسلامیہ کے مطابق عورت کے ولی کی رضامندی کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی، بہت سے ایسے واقعات وحالات ہیں کہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضامند ہوتے ہیں اور لڑکی گھر سے بھاگ کر اس کے ساتھ شادی کر لیتی ہے، تو میرا سوال یہ ہے کہ: جب یہ شادی صحیح نہیں تو یہ لوگ اپنی اس شادی کو کس طرح صحیح کریں، اور جبکہ اس شادی کو پانچ یا دس برس گزر چکے ہوں اور ان کے بچے بھی ہوں؟ ایک دوسرا سوال بھی ہے کہ: جب لڑکا اور لڑکی بھاگ کر شادی کر لیں اور مثلا دو یا چار برس بعد والدین اس شادی پر رضامندی کا اظہار کریں تو کیا یہ شادی صحیح ہوگی، اور اس شادی کو کس طرح صحیح کیا جا سکتا ہے؟

جواب

الحمد للہ

جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر شادی کرے اس کا نکاح باطل ہے، اور چاہے اس کو دس برس بھی گزر جائیں یہ صحیح نہیں ہوگا اور اگرچہ ان کی اولاد بھی ہو بلکہ ولی کی رضامندی و موافقت سے اس نکاح کا دوبارہ کرنا واجب ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا) مسند احمد سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داود، دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7298)۔

جو عورت خود ہی اپنا نکاح کر لے اس کے لیے حدیث میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کے بارہ میں فرمایا ہے کہ وہ زانیہ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا:

(کوئی عورت کسی عورت کی شادی نہ کرے، اور نہ ہی عورت خود اپنی شادی کرے، جو عورت خود ہی اپنی شادی کرے گی وہ زانیہ ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1782) دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7298)۔

اور دوسرے سوال کے بارہ میں ہم گزارش کریں گے کہ:

کہ اگر ولی اس شادی میں موافقت کر لے تو واجب یہ ہے کہ نکاح دوبارہ کیا جائے کیونکہ پہلا عقد نکاح صحیح نہیں تھا۔

اور خاوند اور بیوی کو اللہ تعالی کے سامنے اپنے کیے کی خالص اور سچی توبہ کرنی چاہیے اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

13501